الصَّمْتُ

(خاموشی)

سلسلہ اشاعت
۲۶۷

عن ابی ھریرۃ رضی الله عنه قال قال رسول الله صلّی الله علیه وسلم من کان یؤمن بالله والیوم الاٰخر فلیقل خیراً او لیصمت ومن کان یؤمن بالله والیوم الاٰخر فلا یؤذ جاره ومن کان یؤمن بالله والیوم الاٰخر فلیکرم ضیفه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا چپ رہے، اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی خاطر اور عزت کرے۔

(صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۹)

عن ابی شریح الخزاعی رضی الله عنه قال سمع اذنای ووعاه قلبی النبیّ صلی الله علیه

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ میرے کانوں نے سنا، اور میرے دل نے یاد رکھا، کہ حضور اقدس

وسلّم يقول الضيافة ثلثة ايام جائزته قيل وما جائزته قال يوم وليلة ومن كان يؤمن بالله واليوم الاٰخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الاٰخر فليقل خيرا او ليسكت

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مہمان کی مہمان داری تین روز تک ہے۔ اور مہمان کا حق ادا کرو۔ کسی نے پوچھا، مہمان کا کیا حق ہے؟ فرمایا، ایک رات دن خاطر سے پیش آنا۔ اور فرمایا جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا ہے وہ اپنے مہمان کی خاطر و مدارت کرے، اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ہوئے ہے وہ منہ سے نیک بات نکالے۔ یا چُپ رہے۔

(صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۹)

عن ابی هريرة رضی الله عنه سمع رسول الله صلّى الله عليه وسلم يقول انّ العبد ليتكلّم بالكلمة مايتبين فيها يزل بها فی النار ابعد ما بين المشرق والمغرب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ کہ آپؐ فرماتے تھے، کہ جو کوئی بے سوچے سمجھے بات کہے، تو وہ دوزخ کے اندر مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے سے بھی دور ڈالا جائے گا۔

(صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۹ / صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۱۲)

عن سهل بن سعد رضی اللہ
عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من یضمن لی
ما بین لحییہ وما بین
رجلیہ أضمن لہ الجنۃ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنی زبان اور
شرمگاہ کا ضامن ہو، تو میں اس کے
واسطے جنت کا ضامن ہوں۔

(صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۹۵۸)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان العبد لیتکلم
بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی
لھا بالا یرفع اللہ بھا درجات
وان العبد لیتکلم بالکلمۃ
من سخط اللہ لا یلقی لھا
بالا یھوی بھا فی جہنم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، کبھی انسان اللہ کی رضا کی کوئی
بات کہہ دیتا ہے، اور وہ اسے کوئی اہمیت
نہیں دیتا۔ اللہ اسکی وجہ سے اس کے درجے
بلند کر دیتا ہے۔ اور (کبھی) انسان کوئی
بات اللہ کی ناراضگی کی کہہ دیتا ہے، وہ
اُسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، اس
کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

(صحیح البخاری۔ جلد ۲۔ صفحہ ۹۵۹)

عن عقبۃ بن عامر رضی
اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما النجاۃ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، میں نے عرض کیا،
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات

قال املك عليك لسانك وليسعك
بيتك و ابك على خطيئتك
(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

کس طرح ہے؟ فرمایا۔ اپنی زبان روک لو۔ اور چاہیئے، کہ تمھارا گھر کشادہ ہو، اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔

عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ
رفعہ قال اذا اصبح ابن آدم
فان الاعضاء کلھا تکفر اللسان
فتقول اتق اللہ فینا فانما نحن
بک فان استقمت استقمنا و
ان اعوججت اعوججنا ۔
(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب ابنِ آدم صبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں، کہ تو ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر۔ کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی، تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی، تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

عن سھل بن سعد رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلّی
اللہ علیہ وسلم من یتوکل لی
ما بین لحییہ وما
بین رجلیہ اتوکل لہ بالجنۃ
(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھے اپنی دونوں داڑھوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور اپنے دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز، (شرمگاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے، تو میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔

عن سفیان بن عبد اللہ الثقفی رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ حدثنی بامر اعتصم بہ قال قل ربی اللہ ثم استقم قال قلت یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف علی فاخذ بلسان نفسہ ثم قال ھذا

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے، جسے میں مضبوط پکڑ لوں۔ آپؐ نے فرمایا، کہو میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر اسی پر سدا قائم رہو۔ (قولاً و فعلاً) فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، یہ بھی بتلا دیجئے کہ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک چیز کون سی ہے؟ آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا ——— "یہ"

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم من صمت نجا۔

(سنن الدارمی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا، نجات پا گیا۔

عن انس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال یا اباذر الا ادلّک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذرؓ۔ میں تجھ

على خصلتين هما اخف على الظهر واثقل فى الميزان قال قلت بلى قال طول الصمت وحسن الخلق والّذى نفسى بيده ما عمل الخلائق بمثلهما۔

کو دو ایسی باتیں نہ بتلاؤں، جو نہایت سبک اور ہلکی ہیں لیکن اعمال کے ترازو میں بہت بھاری ہیں؟ حضرت ابوذر رضؓ نے عرض کیا۔ ہاں ضرور بتلائیں آپؐ نے فرمایا طویل خاموشی اور خوش خلقی قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ ان دو خصلتوں سے بہتر مخلوق کیلئے کوئی کام نہیں ہے۔

(رواہ البیہقی/مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۱۵)

عن عمران بن حصين رضى الله عنه ان رسول الله صلّى الله عليه وسلم قال مقام الرّجل بالصمت افضل من عبادة ستين سنة۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کا خاموش رہنا (اور خاموشی پر ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(رواہ البیہقی/مشکوٰۃ المصابیح ـــ صفحہ ۴۱۴)

عن عمران بن حطّان رضى الله عنه قال اتيت اباذر رضى الله عنه فوجدته فى المسجد محتبيا بكساء اسود وحده فقلت يا اباذر رضى

حضرت عمران بن حطان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ مسجد میں سیاہ چادر لپیٹے تنہا بیٹھے تھے۔ میں نے کہا، ابوذرؓ! یہ تنہائی کیسی ہے؟

الله عنه ماهذه الوحدة فقال
سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلّم يقول الوحدة ،
خيرٌ من جليس السوء والجليس
الصالح من الوحدة و املاء
الخير خيرٌ من السكوت
والسكوت خيرٌ من املاء
السر -

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سُنا ہے، کہ تنہائی بُرے ہمنشیں سے بہتر
ہے، اور صالح ہمنشیں بہتر ہے تنہائی سے
اور بھلائی کا سکھانا بہتر ہے خاموشی سے
اور خاموشی بہتر ہے بُرائی کی تعلیم سے !

(رواه البیهقی/مشكوٰة المصابيح صفحه ۴۱۴)

عن انس رضى الله عنه قال
توفى رجلاً من الصحابه
فقال يعنى رجلاً ابشر بالجنة
فقال فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اولا تدرى
فلعلّه تكلم فيما لا يعنيه اوبخل
بما لا ينقصه -

(جامع الترمذی جلد ۲ صفحه ۵۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص
نے وفات پائی۔ ایک شخص نے کہا،
تجھ کو جنت کی خوشخبری ہو۔ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ تو یہ
بات کہتا ہے، شاید حقیقت حال سے
تو واقف نہیں، ممکن ہے اس نے
بے فائدہ باتوں میں وقت ضائع کیا ہو۔
اور ایسی چیز میں بخل کیا ہو جس میں کمی نہ آئے
(مثلاً علم اور زکوٰۃ وغیرہ)

عن سماکؒ قال قلت لجابر بن سمرة اکنت تجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم فکان طویل الصمت قلیل الضحکؒ وکان اصحابہ یذکرون عندہ الشعر و اشیاء من امورھم فیضحکون وربما تبسم

(مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۵ صفحہ ۸۶)

حضرت سماک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کہ آپ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مجلس ہوتے تھے، تو انہوں نے جواب دیا، کہ ہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم طویل خاموشی اختیار کرتے تھے۔ تھوڑا ہنستے تھے۔ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ آپ کے پاس شعر وغیرہ کہا کرتے تھے اور کچھ اپنے کاروبار کا ذکر کیا کرتے تھے، پھر وہ ہنسا کرتے تھے، اور کبھی کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیا کرتے تھے۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیتکلّم بالکلمة لایری بھا باسًا یھوی بھا سبعین خریفا فی النار

(جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۶۳)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ کوئی شخص زبان سے بات کرتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ اس سے کچھ نقصان بھی ہوگا۔ حالانکہ وہ اس کے سبب ستر سال نیچے گرتا رہتا ہے۔

عن عمران بن حصین رضی اللہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال مقام الرّجل بالصمت افضل من عبادۃ ستیّن سنۃ

(رواہ البیہقی/مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۱۴)

سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کا خاموش رہنا (اور اس خاموشی پر ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصمت حِکَمٌ وقلیل فاعلہٗ۔

(الفردوس/منتخب کنز العمال صفحہ ۲۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ خاموشی میں کئی حکمتیں ہیں۔ لیکن خاموشی اختیار کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصمت ارفع العبادۃ۔

(منتخب کنز العمال جلد ا صفحہ ۲۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاموشی سب سے اونچی عبادت ہے۔

عن محرز بن زھیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم الصمت زین للعالم وستر للجاھل

حضرت محرز بن زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاموشی عالم کے لئے زینت ہے اور جاہل کیلئے پردہ ہے

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن مالکؒ بن یخامر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفظ لسانکؒ ۔

حضرت مالک بن یخامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی حفاظت کرو ۔

(الجامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۱۰)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صمت الصائم تسبیح و نومہ عبادۃ و دعاءہ مستجاب وعملہ مضاعف رواہ ابوبکر بن مندہ فی امالیہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کی خاموشی تسبیح ہے ۔ اور اس کا سونا عبادت ہے ۔ اور اس کی دُعا قبول ہے اور اس کے عمل دو گنا کئے جاتے ہیں ۔

(الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۳۸)

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ حفظ اللسان ۔

(رواہ الدیلمی فی الفردوس)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ وسلم نے فرمایا، سب سے افضل صدقہ زبان کی حفاظت ہے ۔

(الجامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۴۱)

قال وھب رضی اللہ عنہ اجمعت الحکماء علیٰ ان رأس الحکمۃ الصمت

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ داناؤں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ دانائی کی اصل ر جڑ، خاموشی ہے

(فیض القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۴۱)

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل العبادۃ الصمت (رواہ ھناد موسلاً)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ عبادت میں سے سب سے پہلی چیز خاموشی اختیار کرنا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

قال الفضیل رضی اللہ عنہ لا حج ولا رباط ولا جہاد اشد من حبس اللسان

(فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۴۱)

حضرت فضیل رضؓ فرماتے ہیں کہ زبان کی خاموشی، حج اور اگلے مورچوں میں ہر وقت دشمن کے سامنے تیار رہنے اور جہاد سے بھی سخت ہے۔

روی انہ مات حبر من بنی اسرائیل فلما وضع علی سریرہ وجدوا علی عنقہ لوحا من ذھب فیہ ثلاثۃ اسطر الصمت

روایت ہے، بنی اسرائیل میں سے ایک عالم وفات پاگئے، جب انکو چارپائی پر رکھا گیا۔ لوگوں نے دیکھا کہ اسکے گلے میں سونے کی تختی ہے جس پر تین

سید الاخلاق (رواہ الدیلمی)

(فیض القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۴۲)

سطریں لکھی ہوئی تھیں کہ "خاموشی تمام اخلاق کی سردار ہے۔"

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر خطایا ابن آدم فی لسانہ

(الجامع الصغیر، جلد ۱ صفحہ ۴۴)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ آدم کے بیٹے کے اکثر گناہ اسکی زبان میں ہیں۔

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قال انکَ لن تزال سالماً ما سکت فاذا تکلمت کتب لکَ او علیکَ

(الطبرانی / ابن رجب ص ۹۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تو اس وقت تک گناہوں سے بچا رہے گا جب تک تو خاموش رہیگا۔ پھر جب تو نے خاموشی توڑی اور تو بول پڑا پھر یا تو وہ بات تیرے فائدہ کیلئے ہوگی، یا وہ تجھ پر وبال بن جائے گی۔

عن وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیّم الدّین الصّلوٰۃ وسنام العمل الجھاد وافضل اخلاق الاسلام الصمت حتی یسلم الناس منکَ

(رواہ ابن المبارک / منتخب کنز العمال صفحہ ۲۲۹-۲۳۰)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین کا قائم ہونا نماز پڑھنے سے ہے۔ اور عمل کی بلندی جہاد سے ہوتی ہے۔ اور اسلام کے افضل اخلاق میں سے خاموشی ہے، جب تک تجھ سے لوگ سلامت رہیں۔

عن الحسن رضی اللہ عنہ مرسلاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قال حقا اوسکت رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی ثم قال لامراتہ قومی فصلی

(رواہ ابن ابی الدنیا)

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مراسلاً روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے، جو سچی بات کہتا یا خاموش رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو کر نفل گزارتا ہے پھر اپنی بیوی سے کہتا ہے۔ کہ اے خوش بخت اُٹھ کھڑی ہو کر نماز پڑھ

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کثر کلامہ کثر سقطہ ومن کثر کلامہ کثر کذبہ ومن کثر کذبہ کثر ذنوبہ ومن کثر ذنوبہ کانت النار اولی بہ۔

(رواہ العسکری فی الامثال)

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو زیادہ باتونی ہوگا۔ اس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی۔ اور جو زیادہ باتونی ہوگا۔ زیادہ جھوٹ بولے گا۔ اور جو زیادہ جھوٹ بولے گا اس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔ اور جو شخص کہ اس کے گناہ زیادہ ہوں گے دوزخ اس کے لئے زیادہ لائق ہے۔

عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

وسلّم احب الاعمال الی اللہ حفظ اللسان
(رواہ ابوالشیخ فی کتاب الثواب والبیہقی فی شعب الایمان)
(فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۸)

نے فرمایا ۔ اللہ کے ہاں پیارے عملوں میں سب سے زیادہ پیارا عمل زبان کی حفاظت ہے ۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصمت سید الاخلاق ومن مزح استخف بہ
(رواہ الدیلمی فی الفردوس)
(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ خاموشی اختیار کرنا اخلاق کی سردار خصلت ہے ، اور جو شخص مذاق کرتا ہے وہ لوگوں میں ہلکا ہو جاتا ہے ۔

عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یحب الصمت عند ثلاث عند تلاوۃ القران وعند الزحف وعند الجنازۃ
(رواہ الطبرانی/منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ اللہ تعالےٰ تین جگہ خاموشی کو پسند فرماتا ہے ۔ قرآن مجید پڑھتے وقت ، لڑائی کے وقت ، اور جنازہ کے وقت ۔

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول العبادۃ الصمت

(رواہ هناد مرسلاً)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبادت میں سے سب سے پہلی چیز خاموشی اختیار کرنا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر فی حیوٰۃ الا لاحد رجلین رجل ستیر صموت واع او ناطق بعلم

(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آدمیوں کی زندگی کے سوا جینے میں کوئی فائدہ نہیں۔ ایک وہ آدمی جو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے، خاموش طبیعت۔ بات کو یاد رکھنے والا۔ دوسرا جو علم کے ساتھ بات کرتا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستکمل احدکم حقیقۃ الایمان حتیٰ یخزن من

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو کامل نہیں کر سکتا

لسانه . (رواه البیهقی فی شعب الایمان)

جب تک وہ اپنی زبان کو خزانہ نہ بنائے ۔

(منتخب کنز العمال جلد ١ صفحہ ٢٣٠)

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم رحم الله امرأ کف لسانہ عن اعراض المسلمین لا تحل شفاعتی لطعان ولا لعان (رواہ الدیلمی فی الفردوس)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے، جس نے اپنی زبان کو مسلمانوں کی عزتوں سے بچا لیا ۔ میری شفاعت لعن طعن کرنے والوں کے لئے جائز نہ ہوگی ۔

(منتخب کنز العمال جلد ١ صفحہ ٢٣٠)

عن علی رضی الله عنہ قال الصمت داعیة الی المحبة (رواہ ابن ابی الدنیا)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں ۔ خاموشی محبت کو دعوت دیتی ہے ۔

(منتخب کنز العمال جلد ١ صفحہ ٢٣٠)

عن علی رضی الله عنہ قال وار شخصک لا یذکر واصمت تسلم ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں اپنے آپ کو اتنا چھپا کر رکھو، کہ تمہارا کسی جگہ ذکر تک بھی نہ ہو، اور خاموشی اختیار

(رواه ابن ابی الدنیا) کرو۔ بچے رہو گے۔

(منتخب کنز العمال جلد ١ صفحہ ٢٣٠)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العافیۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ فی الصمت والعاشرۃ فی العزلۃ۔

(رواہ الدیلمی فی الفردوس)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، عافیت کے دس حصّے ہیں۔ نو حصّے تو صرف خاموشی میں ہیں، اور دسواں حصہ تنہائی میں ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ١ صفحہ ٢٢٩)

عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا خیراً تغنموا واسکتوا عن شر تسلموا

(رواہ القضاعی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھی بات کہو، تو تم فائدے میں رہو گے۔ اور اگر تم بُری بات سے رک جاؤ گے تو بچ جاؤ گے

(منتخب کنز العمال جلد ١ صفحہ ٢٢٩)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یسلم فلیلزم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جسے اس بات کا شوق ہو کہ

الصمت
(رواه البيهقي في شعب الايمان)

بچ جائے تو اُسے لازم ہے کہ خاموشی اختیار کرے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العبادة عشرة اجزاء تسعة منها في الصمت والعاشرة كسب اليد من الحلال
(رواه الديلمي في الفردوس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبادت دس حصوں میں تقسیم ہے (جس میں سے) نو حصے تو صرف خاموشی ہی میں ہیں۔ اور دسواں حصہ ہاتھ سے حلال کی روزی کمانا ہے۔

(منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

عن ابی ذر رضی الله عنه قال دخلت على رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فذكر الحديث بطوله الى ان قال قلت يا رسول الله اوصني قال اوصيك بتقوى الله فانها زين لامرك كله قلت يا رسول الله زدني قال عليك بتلاوة القرآن وذكر الله

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضر ہوا۔ پھر انہوں نے ایک لمبی حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ تیرے سارے عملوں کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا

عزّوجل فانه ذکرلكَ
فی السماء و نورٌ لكَ فی
الارض قلت یا رسول الله زدنی
قال علیكَ بطول الصمت
فانه مطردة للشیطان
وعون لكَ علی امر دینك
قلت زدنی قال وایاكَ وکثرة
الضحكُ فانه یمیت القلب
ویذهب بنور الوجه قلت
زدنی قال قل الحق وان کان
مرّا قلت زدنی قال
لاتخف فی الله لومة
لائم قلت زدنی قال
لیحجزكَ عن الناس ما تعلم
من نفسكُ ۔
(رواه احمد والطبرانی و
ابن حبّان)

مجھے اور وصیت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا
توقرآن مجید کی تلاوت کو اور اللہ کے ذکر
کو لازم پکڑ۔ کیونکہ وہ تیرے لئے آسمانوں
پر شہرت کا سبب بنے گا۔ اور زمین پر تیرے
لئے روشنی ہو جائے گی۔ میں نے عرض کیا
کہ اور وصیت فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا
لمبی چپ اختیار کر۔ کیونکہ وہ تجھ سے
شیطان کو بھگانے والی ہے۔ اور تیرے
لئے دین کے کاموں میں مددگار ثابت ہوگی
میں نے عرض کیا۔ اور وصیت فرمایئے۔
آپؐ نے فرمایا۔ زیادہ ہنسی سے بچ
کیونکہ وہ دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ اور چہرے
کی رونق کو ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض
کیا۔ کچھ اور وصیت فرمایئے۔ آپؐ نے
فرمایا۔ سچی بات کہہ۔ اگرچہ وہ کڑوی ہو۔
میں نے عرض کیا۔ اور وصیت فرمایئے
آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کے بارے میں
کسی ملامت کرنے والے کی ملامت
سے مت ڈر! میں نے عرض کیا۔ کہ
مجھے اور وصیت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا
لوگوں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے

تجھے اپنے اعمال کی زیادہ فکر ہو۔

(الترغیب والترھیب جلد ۳ صفحہ ۵۳۱)

عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ای الاعمال احب الی اللہ عزّ و جلّ ؟ قال فسکتوا ، فلم یجبہ احدٌ قال وھو حفظ اللسان (رواہ ابو الشیخ بن حبان والبیھقی)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، کون سے عمل اللہ کے ہاں پیارے ہیں ؟ تو صحابہ کرام رض خاموش ہو گئے۔ کسی نے جواب نہ دیا (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا۔ وہ زبان کی حفاظت ہے۔

(الترغیب والترھیب جلد ۳ صفحہ ۵۲۵)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم من دفع غضبہ دفع اللہ عنہ عذابہ ومن حفظ لسانہ ستر اللہ عورتہ۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابو یعلی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غصے کو دور کرے، اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کرے گا۔ اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے اللہ تعالےٰ اس کی شرم گاہ پر پردہ ڈال دے گا۔

(الترغیب والترھیب جلد ۳ صفحہ ۵۲۵)

عن اسلم رضی اللہ عنہ قال ان عمر رضی اللہ عنہ دخل یوماً علی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وھو یجبذ لسانہ فقال عمر رضی اللہ عنہ مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان ھٰذا اوردنی الموارد ۔

(مؤطا امام مالک صفحہ ۳۸۷)

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور اُس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو انگلیوں سے پکڑ کر کھینچ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو، خدا تمھاری مغفرت فرمائے۔ (یعنی ایسا نہ کرو) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس زبان نے مجھ کو ہلاکت کے مقامات میں ڈالا ہے۔

ما تکلم الربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ بکلام الدنیا عشرین سنۃ وکان اذا اصبح وضع دواۃ وقرطاساً وقلماً فکل ما تکلم بہ کتبہ ثم یحاسب نفسہ عند المساء

حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے متواتر بیس سال تک دنیاوی بات چیت نہیں کی، جب وہ صبح کرتے، تو دوات کاغذ، اور قلم کو رکھ لیتے، جو کچھ وہ بولتے اُسے لکھ لیتے، پھر شام کو اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۷۰)

سئل ابن المبارکؒ رضی اللہ عنہ عن قول لقمان علیہ السلام

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے

لانبہ" ان کان الکلام من فضة فان الصمت من ذهب"۔ فقال معناہ لوکان الکلام بطاعة الله من فضة فان الصمت عن معصية الله من ذهب۔

(ابن رجب صفحہ ۹۵)

بیٹے کو نصیحت ۔" کہ اے بیٹا اگر بات کرنا چاندی ہو تو چپ رہنا سونا ہے"۔ کے بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اگر اللہ کی اطاعت میں کلام کرنا چاندی ہو تو اس کی نافرمانی میں خاموش رہنا (یعنی اگر نافرمانی کا خدشہ ہو تو گفتگو سے رُک جانا) سونا ہے

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنہ ما من شیٔ احق بطول السّجن من اللسان۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ چیز جس کو لمبی قید کا حکم ہوا ہے، زبان ہے۔

(الزھد لابن المبارک صفحہ ۱۲۹)

عن وهيب رضی الله عنہ قال قال عیسیٰ بن مریم علیہ السّلام الصمت وهو اول العبادة۔

حضرت وہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا۔ خاموشی سب سے پہلی عبادت ہے۔

(الزھد لابن المبارکؒ صفحہ ۲۲۲)

عن سالم بن ابی الجعد رضی الله عنہ قال قال عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

طوبیٰ لمن خزن لسانه ووسعه بيتة و بكىٰ على خطيئتهٖ

نے فرمایا۔ زہے نصیب وہ شخص، جس نے کہ اپنی زبان کو خزانہ بنایا۔ اور اس کے لئے اس کا گھر فراخ ہے، اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہے!

(الزہد لابن المبارکؒ جلد ا صفحہ ۴۰)

عن خالد الربعی رضی الله عنه قال کان لقمان عبداً حبشیاً نجاراً فقال له مولاه اذبح لنا هٰذه الشاة فذبحها قال اخرج لنا اطیب مضغتین فیها فاخرج اللسان والقلب ثم مکث ماشاء الله ثم قال اذبح لنا هٰذهِ الشاة فذبحها فقال اخرج لنا اخبث مضغتین فیها فاخرج اللسان والقلب فقال له مولاه امرتكُ ان تخرج اطیب مضغتین فیها فاخرجتهما وامرتكُ ان تخرج اخبث مضغتین فیها

حضرت خالد ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام سیاہ فام غلام اور بڑھئی تھے۔ ان کے مالک نے ان سے کہا کہ ہمارے لئے یہ بکری ذبح کرو۔ انہوں نے اُسے ذبح کیا۔ وہ بولا اس سے دو بہترین گوشت کی بوٹیاں نکالو۔ اُنہوں نے زبان اور دل نکال کر پیش کیا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد پھر کہا کہ آج ہمارے لئے یہ بکری ذبح کرو۔ انہوں نے اُسے ذبح کیا۔ مالک نے کہا، کہ اس میں سے سب سے دو گندی بوٹیاں نکالو۔ اُنہوں نے پھر زبان اور دِل کو نکال کر پیش کیا۔ مالک بولا۔ میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اس بکری سے

فاخرجتهما فقال لقمان انه لیس من شیءٍ اطیب منهما اذا طابا ولا اخبث منهما اذا خبثا۔

(رواہ ابن جبیرؓ / تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۴۳)

دو پاکیزہ بوٹیاں نکال، تو تُو نے زبان اور دل کو نکالا۔ اور پھر میں نے تجھے حکم دیا کہ اس بکری سے دو گندی بوٹیاں نکال۔ تو پھر تو نے زبان اور دل کو نکالا۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ دونوں ٹھیک رہیں تو ان سے زیادہ کوئی چیز پاک صاف نہیں، اور جب یہ دونوں اعضاء گندے ہو جائیں تو ان سے زیادہ گندی بوٹی اور کوئی نہیں۔

قال علی رضی اللہ عنہ تدارکک ما فرط من صمتک ایسر من ادراکک مافات من منطقک۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا، تو اس بات پر تو قادر ہے کہ خاموشی کو کلام بنالے۔ لیکن تو اس پر قادر نہیں ہے کہ اپنی کلام کو خاموشی بنالے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۳۶)

قال علی رضی اللہ عنہ ما شیءٌ احق بطول سجن من لسان

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا، زبان سے بڑھ کر کوئی بھی چیز زیادہ دیر مقید کی جانے کی حقدار نہیں

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۵۳۴)

قال علی رضی اللہ عنہ لورأیت ما فی میزانک لختمت علی لسانک۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اگر تم ان چیزوں کو جو تمہاری میزان میں ہیں دیکھ لیتے، تو اپنی زبان پر مُہر لگا لیتے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۵۵۸)

قال علی رضی اللہ عنہ اذا تم العقل نقص الکلام

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب عقل کامل ہو جاتی ہے۔ تو گفتگو کم ہو جاتی ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۴)

قال علی رضی اللہ عنہ اللسان سبع ان خلی عنہ عقر،

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا زبان ایک درندہ ہے۔ اگر اسے آزاد چھوڑ دیا جائے تو پھاڑ ڈالے

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۹)

قال علی رضی اللہ عنہ ہانت علیہ نفسہ من امر علیہا لسانہ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ وہ شخص جو اپنی زبان کو اپنے نفس پر حکمران بنا دیتا ہے وہ اپنی وقعت ختم کر دیتا ہے

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۹)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا

المرء مخبوء تحت لسانہ — انسان اپنی زبان کے (پردہ کے نیچے) چھپا ہوا ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۳۱۳)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا حکیمانہ

لا خیر فی الصمت عن الحکم — بات سے خاموشی میں کوئی بہتری نہیں۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۳۳۰)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ زیادہ

بکثرۃ الصمت تکون الهیبۃ — خاموشی سے وقار پیدا ہوتا ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۳۴۰)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

ان کلام الحکماء اذا کان صواباً کان دواء و اذا کان خطاء کان داءً۔ — دانشمندوں کی گفتگو اگر درست ہو تو دوا ہوتی ہے، اور غلط ہو تو بیماری ہوتی ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۳۷۰)

قال علی رضی اللہ عنہ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جس

من کثر کلامہ کثر خطؤہ — کی گفتگو زیادہ ہو، اس کی خطائیں

ومن كثر خطؤه قل حياءہ
ومن قل حيائہ قل ورعہ
ومن قل ورعہ مات
قلبہ ومن مات قلبہ
دخل النّار

زیادہ ہوتی ہیں۔ اور جس کی غلطیاں
زیادہ ہوں، اس کا حیا کم ہو جاتا ہے۔
اور جس کا حیا کم ہو جاتا ہے، اس کا تقویٰ
کم ہو جاتا ہے اور جسکا تقویٰ کم ہو، اُس کا دل مردہ
ہو جاتا ہے۔ اور جس کا دل مردہ ہو جائے
وہ آگ میں داخل ہوگا۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ صفحہ ۳۹۹)

قال علی رضی اللہ عنہ
الکلام فی وثاقکَ مالم
تتکلم بہ فاذا تکلمت بہ
صرت فی وثاقہ فاخزن
لسانکُ کما تخزن ذهبکُ
وورقکُ فرب کلمۃ
سلبت نعمۃ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
گفتگو آپ کے قبضہ میں ہوتی ہے۔
جب تک آپ اس کو زبان سے نہ
نکالیں اور جب آپ اسے زبان سے
نکال دیں تو آپ خود اس کی گرفت میں
آجائیں گے۔ اس لئے تم اپنی زبان
اس طرح محفوظ کر کے رکھو جسطرح اپنے
سونے اور چاندی کو محفوظ رکھتے ہو۔
اس لئے کہ بہت سے کلمات اس
طرح کے ہوتے ہیں، کہ نعمت کو سلب
کر لیتے ہیں۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۴۱۶)

قال علی رضی اللہ عنہ المؤمن اذا نظر اعتبر و اذا سکت تفکر واذا تکلم ذکر واذا استغنی شکر واذا اصابته شدة صبر

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا مؤمن جب دیکھتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔ اور جب خاموش ہوتا ہے تو غور وفکر کرتا ہے۔ اور جب گفتگو کرتا ہے تو اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جب مستغنی ہوتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۵۴۲)

قال علی رضی اللہ عنہ الجاھل یعرف بستّ خصال۔ الغضب من غیر شئ۔ والکلام من غیر نفع والعطیۃ فی غیر موضعھا وان لا یعرف صدیقہ من عدوّہ، وافشاء السرّ والثقۃ بکل احد۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا جاہل چھ خصلتوں سے پہچانا جاتا ہے بلا وجہ غصّہ۔ بغیر نفع کے گفتگو، بے موقع عطیّہ۔ اور اپنے دوست کو دشمن سے نہ پہچاننا۔ اور راز کو افشاء کردینا۔ اور ہر ایک پر اعتماد کرنا۔

(نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۵۵۲)

قال علی رضی اللہ عنہ من طال صمتہ اجتلب من

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا۔ کہ جو زیادہ خاموش رہے گا۔ وہ ایسا

الهيبة ماينفعه — رعب پائے گا، جو اُسے نفع دے گا۔

(نهج البلاغة جلد۴ ص ۵۵۵)

كان ابوبكرن الصديق رضی الله عنه يضع حصاة فی فمه ليمنع بها نفسه من الكلام۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے منہ میں سنگریزہ رکھ لیا کرتے تھے، تاکہ اس کے ذریعہ سے اپنے نفس کو کلام سے روکیں۔

(ازالة الخفاء جلد ۳ صفحہ ۸۲)

روی ابوبكرنِ الصديق رضی الله عنه فی النوم فقيل له انكُ كنت تقول فی لسانكُ هٰذالذی اوردنی الموارد فما فعل الله بكُ فقال قلت لا اله الا الله فادخلنی الجنة

(کسی بزرگ کو) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خواب میں دکھائے گئے، تو ان سے کہا گیا، کہ آپ رضؓ اپنی زبان کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ یہ وہ ہے جس نے مجھے ہلاکت کے گڑھوں میں ڈالا تو اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ فرمایا۔ کہ میں نے کہا لا الٰہ الاّ اللہ تو اس نے مجھے جنت میں داخل کردیا۔

(ازالة الخفاء جلد ۳ ص ۸۲)

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلّم یاعلیؓ ۔ اقبل علی شانکؑ
واملکؑ لسانکؑ واعقل من
تعاشرہ من اھل زمانکؑ
تکن سالماً غانماً

نے فرمایا ۔ اے علیؓ ! اپنی حالت کا فکر
کرو ۔ اپنی زبان کی حفاظت کرو ۔ اور
اپنے معاشرے کے لوگوں کو سمجھو، تم
محفوظ و مامون رہو گے ۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۲۳)

عن ابن ابو داؤد قال طاووساً
واصحابہ لہ اذا صلوا العصر
لم یکلموا احداً وابتھلوا فی الدعاء

حضرت ابن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان
ہے، کہ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھی
عصر کے بعد گفتگو کی بجائے گڑگڑا کر
دعائیں کرتے تھے ۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۱۳)

قال طاؤس ما من شیٔ
یتکلم بہ ابن آدم الا احصی
علیہ حتی ایننہؑ فی مرضہ

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ
ابن آدم کا ہر کلمہ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ اس
کی بیماری کی آہ و بکا بھی ۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۴)

قال جعفر بن محمد
لا زاد افضل من التقوی ولا شیٔ
احسن من الصمت ولا عدو
اضر من الجھل ولا داء ادوی

فرمایا حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ۔
تقویٰ سے افضل کوئی توشہ (زادِ راہ) نہیں
اور خاموشی سے اچھی کوئی چیز نہیں، اور
اور جہالت سے بڑھ کر ضرر دینے والا

من الكذب — کوئی دشمن نہیں اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

قال ابو حازم ینبغی للمؤمن ان یکون اشد حفظاً للسانہ منہ لموضع قدمیہ ۔

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنی زبان کی سخت حفاظت کرنے والا ہو ۔ بہ نسبت اپنے دو پاؤں کی جگہ کے ۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۲۳۰)

قال مورق العجلی تعلمت الصمت فی عشر سنین وما قلت شیئاً قط اذا غضبت اندم علیہ اذا ذھب عنی الغضب

حضرت مورق العجلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ میں نے دس سال میں خاموشی حاصل کی ۔ اور میں نے کبھی کوئی بات نہیں کی ۔ جب مجھے غصہ ہوتا، تو میں اس پر نادم ہوتا، تو مجھ سے غصہ کی کیفیت ختم ہو جاتی ۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۲۳۵)

قال مالکؒ بن دینار رضی اللہ عنہ کان الابرار یتواصون بثلاث بسجن اللسان وکثرۃ

حضرت امام مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ ابرار تین باتوں کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں ۔ (۱) زبان کو بند

الاستغفار و العزلة — رکھنا (۲) استغفار کثرت سے کرنا (۳) گوشہ نشینی اختیار کرنا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ صفحہ ۳۷۷)

قال اسماعیل بن امیۃ کان عطاء یطیل الصمت فاذا تکلم یخیل الینا انہ یؤید۔

حضرت اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں کہ عطاء رضؓ طویل خاموشی اختیار کرنیوالے تھے۔ جب کلام کرتے تو ہمیں خیال ہوتا کہ وہ تائید کئے جاتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۳۱۳)

صمت العوام بلسانھم و صمت الصالحین بقلوبھم و صمت المحبین من خاطر اسرارھم وقیل اذا کان العبد ناطقاً فیما یعنیہ وما لابد منہ فھو من حد الصمت

عوام کی خاموشی زبان کے ساتھ ہے اور صالحین کی خاموشی دلوں کے ساتھ ہے اور عاشقوں کی خاموشی اسرار کے وسوسوں سے ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے جب بندہ صرف مطلب اور ضروری کام کے لئے بولتا ہے، تو گویا خاموشی کی یہی حد ہے۔

(الاوراد ص ۲۳)

قال الامام الشافعی رضی اللہ عنہ لصاحبہ الربیع رحمۃ اللہ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اے ربیع

الله علیہ یا ربیع لا تتکلم فیما لا یعنیک فانک اذا تکلمت بالکلمۃ ملکتک ولم تملکھا۔

بے فائدہ بات مت کر۔ کیونکہ جب تو بولے گا۔ تو تیرا وہ بول تیرا مالک ہو جائے گا۔ تو اس کا مالک نہ ہوگا۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۸)

ان قس بن ساعدۃ و اکثم ابن صیفی رحمہما اللہ علیہ اجتمعا فقال احدھما لصاحبہ کم وجدت فی ابن آدم من العیوب فقال ھی اکثر من ان تحصر وقد وجدت خصلۃ ان استعملھا الانسان سترت العیوب کلھا قال وما ھی؟ قال حفظ اللسان۔

عرب کے دو دانشور قس بن ساعدہ اور اکثم بن صیفی رحمہما اللہ علیہ ایک دفعہ اکٹھے ہوئے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا۔ کہ اے میرے بھائی! تم آدمؑ کی اولاد میں کتنے عیب پاتے ہو؟ دوسرے نے جواب میں کہا۔ کہ وہ تو گنتی سے باہر ہیں۔ لیکن میں ایک نیکی کو جانتا ہوں، کہ اگر انسان اس کو استعمال کرے تو وہ تمام عیبوں پر پردہ ڈال دیتی ہے دوسرے نے پوچھا۔ وہ کیا نیکی ہے؟ تو اس نے جواب دیا۔ کہ "زبان کی حفاظت"

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۸)

قال بعضھم مثل اللسان مثل السبع ان لم توثقہ عدا علیک ولحقک شرہ

بعض حکمائے نے کہا ہے کہ زبان کی مثال درندے کی سی ہے، اگر تو اسے قابو نہ کرے گا۔ تو وہ تجھ پر حملہ کر دے گا۔

اور تجھے اس سے نقصان پہنچے گا۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۸)

قال وھب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ بلغنا ان الحکمۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ منھا فی الصمت والعاشر فی عزلۃ النّاس

وہب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ دانائی کے دس حصّے ہیں۔ نو تو صرف خاموشی میں ہیں۔ اور دسواں لوگوں سے یکسو ہوجانا ہے۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

قال ابن عیینۃ رحمۃ اللہ علیہ من حرم الخیر فلیصمت فان حرمھا فالموت خیرلہٗ

حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو شخص بھلائی سے محروم ہوجائے اُس کو چاہیئے کہ خاموشی اختیار کرے اگر وہ بھلائی اور خاموشی سے محروم ہوگیا تو پھر اس کے لئے مرنا ہی بہتر ہے۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

من کلام الحکماء من نطق فی غیر خیر فقد لغا ومن نظر فی غیر اعتبار فقد سھا من سکت فی

داناؤں کا فرمان ہے۔ جو بے فائدہ بولا، اس نے لغو حرکت کی۔ اور جس نے بغیر عبرت کے دیکھا۔ وہ بھول گیا اور غافل ہوا۔ اور

غیر فکر نقد تھا۔ جو غور و خوض کیے بغیر خاموش رہا، وہ غافل ہوا۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

ولما خرج یونس علیہ السلام من بطن الحوت طال صمتہ فقیل لہ الا تتکلم فقال الکلام صیرنی فی بطن الحوت ط

جب حضرت یونس علیہ السّلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے، تو انھوں نے طویل خاموشی اختیار کی۔ کسی نے ان سے کہا، کہ آپ بولتے کیوں نہیں ؟ انھوں نے فرمایا۔ بولنے نے تو مجھے مچھلی کے پیٹ میں ڈالا تھا !

(المستطرف جلد ۱ ص ۷۹)

قال ابن عربی رحمہ اللہ علیہ الصمت قسمان : صمت باللسان عن الحدیث لغیر اللہ تعالیٰ مع غیر اللہ تعالیٰ جملۃ واحدۃ وصمت بالقلب عن خاطر یخطر لہ فی النفس فی کون من الاکوان فمن صمت لسانہ

علامہ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ خاموشی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خاموشی زبان کا باتوں سے خاموش رہنا ہے، وہ باتیں جو غیر اللہ کے لئے ہوں، غیر اللہ کے ساتھ ہوں۔ ان تمام سے۔ دوسرا دل کی خاموشی ہے، کہ اس میں کوئی انسانی وسوسہ کسی وقت دل میں نہ پڑے۔ جو شخص کہ زبان کا

ولم يصمت قلبه خف وزره
ومن صمت لسانه وقلبه
ظهر له سره وتجلى له
ربه ومن صمت
قلبه ولم يصمت لسانه
فهو ناطق بلسان الحكمة و
من لم يصمت بلسانه ولا
بقلبه كان مملكة للشيطان
ومسخرة له فصمت اللسان
من منازل العامة و
ارباب السلوك وصمت القلب
من صفات المقربين
اهل المشاهدات وحال
صمت السالكين السلامة من
الآفات وحال صمت المقربين
مخاطبات التأنيس فمن التزم
الصمت في الاحوال
كلها لم يبق له حديث
الا مع ربه فاذا انتقل
من الحديث مع
الاغيار الى الحديث

خاموش ہو، لیکن دل کا خاموش نہ ہو،
اس کے گناہوں کا وزن ہلکا ہو جائے
گا۔ اور جس شخص کی زبان اور دل دونوں
خاموش ہوں، اس پر مخفی اسرار کھلیں
گے۔ اور تجلیات ربانی وارد ہوں گی
اور جس شخص کا دل خاموش ہو، لیکن زبان
خاموش نہ ہو، وہ جب بولے گا حکمت
اور دانائی کے ساتھ بولے گا۔ اور وہ
شخص جس کی نہ زبان خاموش ہے اور
نہ ہی دل خاموش ہے، وہ شیطان
کا غلام اور اُس کا تابع فرمان ہوگا۔
پس زبان کی خاموشی عوام وسالکین کی
منزل ہے۔ اور دل کے خاموش
رہنے والے مقربین جو اہل مشاہدہ اور صاحب
حال ہیں یہ ان کی منزل ہے۔ اور سالکین
کی خاموشی ان کی آفات سے سلامتی (کا
باعث) ہے (جبکہ) مقربین کی خاموشی
محبت کے نغموں کے حال والی ہے۔ اور جو
تمام احوال میں خاموشی اختیار کرے۔ اس
کی بات اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں،
پس جب وہ اغیار کی باتوں سے اعراض

مع ربه كان نجيا مزيدا
اذا نطق نطق بالصواب،

کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ باتوں میں مشغول ہوتا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالےٰ سے سرگوشی کرتا ہے۔ جس کی تائید اسے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا بولنا صحیح اور درست ہوتا ہے۔

(فیض القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۶۱)

روی عن عیسیٰ علیہ السلام قام خطیباً فقال یا بنی اسرائیل لا تتکلّموا بالحکمة عند الجهال فتظلموها ولا تمنعوها اهلها فتظلموهم ولا تکافئوا ظالماً فیبطل فضلکم والامور ثلاثة امر بیّن رشده فاتبعوه وامر بیّن غیه فاجتنبوه وامر اختلف فیه فردوه الی الله تعالیٰ۔

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے پھر فرمایا۔ اے یعقوب علیہ السّلام کی اولاد۔ بے وقوفوں کے پاس دانائی کی بات مت کرو۔ تم اُن پر ظلم کرو گے۔ اور جو دانائی کے اہل ہیں، ان کو دانائی سے مت روکو۔ ورنہ تم ان پر ظلم کرو گے۔ اور ظالم کا مقابلہ نہ کرو۔ ورنہ تمہاری فضیلت باطل ہو جائے گی۔ کام تو صرف تین ہی ہیں۔ اوّل وہ کام، جن کی بھلائی بالکل ظاہر ہو، اس کی پیروی کرو۔ دوم وہ کام، جن کی بُرائی بالکل ظاہر ہو، اس سے بچو!

سوم وہ کام، جس میں اختلاف ہو، اس کو اللہ کی طرف لوٹا دو!

(فیض القدیر جلد۳ صفحہ ۱۰۳)

قال ابوهريرة رضى الله عنه لاخير فى فضول الكلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فضول باتوں میں کوئی بھلائی نہیں

(روى ابن عبد البر)

(آداب الشرعیہ جلد۱ ص۴۳)

قال عمرو بن العاص رضى الله عنه الكلام كالدواء ان اقللت منه نفع وان اكثرت منه قتل.

حضرت عمرو بن العاص فاتح مصر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بات کی مثال دوا کی سی ہے، اگر اس کو تھوڑا استعمال کرے گا، فائدہ دے گی۔ اور اگر تو اسے زیادہ استعمال کرے گا۔ تجھے قتل کر ڈالے گی۔

(المستطرف جلد۱ ص۷۹)

قال لقمان عليه السلام لولده يا بنى اذا افتخر الناس بحسن كلامهم

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا۔ اے میرے پیارے بیٹے! جب لوگ

فانتخر انت بحسن
صمتك يقول اللسان كل
صباح وكل مساء للجوارح
كيف انتن فيقلن بخير
ان تركتنا ۔

اپنے کلام پر فخر کریں تو تو اپنی اچھی خاموشی کے ساتھ اُن پر فخر کر۔ زبان صبح و شام دوسرے اعضاء کو کہتی ہے، تمھارا کیا حال ہے؟ تو وہ اعضاء اسے جواب دیتے ہیں۔ ہم اُس وقت تک آرام میں ہیں، جب تک تو ہمیں چھوڑے رہے گی۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

قيل اجتمع اربعة ملوك
فتكلموا فقال ملك الفرس
ماندمت على مالم اقل
مرة وندمت على ماقلت
مرارا وقال قيصر انا
على رد مالم اقل اقدر
منی علی رد ما قلت وقال
ملك الصين مالم اتكلم
بكلمة ملكتها فاذا تكلمت
بها ملكتني وقال ملك
الهند العجب ممن يتكلم

چار بادشاہ اکٹھے ہوئے۔ ایران کا بادشاہ بولا۔ میں ایک دفعہ بھی اَن کہی بات پر پشیمان نہیں ہوا (جبکہ) کئی دفعہ میں کہی ہوئی بات پر پشیمان ہوا ہوں۔ روم کا بادشاہ بولا۔ میں اَن کہی بات پر زیادہ قدرت رکھتا ہوں کہی ہوئی بات سے۔ چین کا بادشاہ بولا، جب تک میں نہ بولوں، میں اس (بات) کا مالک ہوں۔ پھر جب میں بولتا ہوں تو وہ بات میری مالک بن جاتی ہے۔

بکلمۃ ان دفعت ضرت
دان لم ترفع لم تنفع

ہندوستان کا بادشاہ بولا ۔ اس شخص پر تعجب ہے، جو بات کرتا ہے اور (جب) اس کی بات پھیل جاتی ہے، تو اُسے نقصان پہنچتا ہے ۔ اور اگر بات نہیں پھیلتی، تو اُس کا (کوئی) فائدہ بھی نہیں پہنچتا ۔

(المستطرف جلد ا صفحہ ۷۹)

وقیل لو قرأت صحیفتک
لاغمدت صفیحتک ولو
رأیت ما فی میزانک
لختمت علی لسانک

کہا گیا ہے ۔ کہ اگر تو اپنے اعمال نامے کو پڑھ لیتا، تو کبھی اپنی تلوار میان سے نہ نکالتا ۔ اور اگر تو اپنی ترازو کو دیکھ لیتا تو اپنی زبان پر مہر لگا دیتا ۔

(المستطرف جلد ا صفحہ ۷۹)

قال الحکیم اذا اعجبک
الکلام فاصمت واذا اعجبک
الصمت فتکلم

ایک دانا کا قول ہے کہ جب تجھے اپنی بات پسند آئے تو خاموشی اختیار کر ۔ اور جب تجھے خاموشی اچھی لگے تو کلام کر ۔

(المستطرف جلد ا ص ۷۹)

وكان يقال من السكوت ماهو ابلغ من الكلام لان السفيه اذا سكت عنه كان في اغتمام	کہا جاتا ہے کہ خاموشی کلام سے بلیغ تر ہے۔ کیونکہ جب بیوقوف سے سکوت برتا جائے تو وہ غم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۲۹)

وقيل لرجل بم سادكم الاحنف فوالله ماكان باكبركم سنا ولاباكثركم مالا فقال بقوة سلطانه على لسانه ـ	کسی سے کہا گیا کہ احنف تمہارا سردار کیوں کر ہو گیا، حالانکہ نہ وہ تم سے عمر میں زیادہ ہے اور نہ ہی تم سے زیادہ مالدار ہے تو اس نے جواب دیا۔ کہ اسے اپنی زبان پر قابو ہے۔

(المستطرف جلد ۱ ص ۲۹)

وقيل الكلمة اسيرة في وثاق الرجل فاذا تكلم بها صارفي وثاقها ـ	اور کہا گیا ہے کہ بات آدمی کی بیڑی میں قید ہے۔ پھر جب وہ بات کرتا ہے تو وہ اس کی بیڑی میں ہو جاتا ہے۔

(المستطرف ج ۱ ص ۲۹)

وكان بهرام جالساً	ایک رات بہرام بادشاہ کسی درخت

ذات يلة تحت شجرة فسمع منها صوت طائر فرماه فاصابه فقال ما احسن حفظ اللسان بالطائر والانسان لوحفظ هذا لسانه ما هلك	کے نیچے بیٹھا تھا۔ اس درخت پر سے ایک پرندہ کی آواز سنی۔ اور اُسے تیر مارا۔ وہ پرندہ مرگیا تو بہرام بولا۔ پرندے اور انسان کو زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ اگر یہ پرندہ آواز نہ نکالتا تو نہ مرتا۔

(المستطرف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

قال ابن مسعود رضی الله عنه كونوا ينابيع العلم مصابيح الهدى احلاس البيت سرج الليل جدد القلوب خلقان الثياب يعرفون عند اهل السماء ويخفون عند اهل الارض	حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ تم لوگ علم کے چشمے، ہدایت کے چراغ، گھر کے ٹاٹ (گھریلو معاملات اور تنگی ترشی کو ہر اک سے بیان نہ کرنیوالے) رات کے اُجالے، زندہ دل۔ پھٹے پرانے کپڑوں والے بن کر رہو۔ آسمان والوں میں معروف اور زمین والوں میں گمنام رہو۔

(شرح ابن ابی حدید جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال جلسوا عند معاویۃ فتکلموا وسکت الاحنف فقال معاویۃ مالک لا تتکلم ابا بحر قال اخاف ان صدقت واخاف اللہ ان کذبت

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھے تھے، تو اُنہوں نے گفتگو شروع کی لیکن احنف رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے احنف آپ کیونکر خاموش ہیں۔ تو احنف نے جواب دیا۔ اگر میں سچی بات کہوں تو مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ اور اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھے خدا کا خوف ہے۔

(العقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۴۷۲)

قال ابوالدرداء رضی اللہ عنہ انصف اذنیک من فیک فانما جعل لک اذنان اثنان وفم واحد لتسمع اکثر مما تقول

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کانوں اور زبان کے درمیان انصاف سے کام لو۔ تجھے خدا کی طرف سے دو کان عطا ہوتے ہیں اور ایک زبان، جس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ سنو اور تھوڑا بولو

(العقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۴۷۲)

قال اکثم بن صیفی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اکثم بن صیفی رحمۃ اللہ علیہ نے

منقتل الرجل بين فكيه

فرمایا انسان کی موت اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔یعنی (زبان)

(العقد الفرید جلد۲ ص۴۷۲)

قال جعفر بن محمّد رحمتہ اللہ علیہ
یموت الفتیٰ من عثرۃ بلسانہ
ولیس یموت المرء من عثرۃ الرجل
فعثرتہ من فیہ ترمی براسہ
وعثرتہ بالرجل تبرأ علی مھل

حضرت امام جعفر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں نوجوان اپنی زبان غلطی سے پھسلنے سے مرجاتا ہے، لیکن انسان اپنے پاؤں کے پھسلنے سے نہیں مرتا۔زبان کے پھسلنے سے تو سر کے بل گرتا ہے۔اور پاؤں کے پھسلنے والا دیر سے شفایاب ہوجاتا ہے۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص۴۷۳)

قال هرم ابن حیان رضی اللہ
عنہ صاحب الکلام بین احدی
منزلتین ان قصر فیہ خصم
وان اغرق فیہ اثم

حضرت ھرم بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔گفتگو کرنے والا دو منزلوں میں ہے۔اگر وہ کم گفتگو کرتا ہے تو ہار مان لیتا ہے،اور وہ زیادہ گفتگو کرتا ہے تو گناہ گار ہوتا ہے۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص۴۷۲)

قال شبیب بن شیبۃ رضی اللہ

حضرت شبیب بن شیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے

عند من سمع الکلمة یکرهہا	ہیں جو شخص بُری بات سن کر خاموش رہتا
فسکت عنہا انقطع ضرھا عنہ	ہے تو اس بات کا نقصان اس سے
	ختم ہو جاتا ہے ۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۷۲)

قال الشاعر	شاعر کہتا ہے ۔
الحلم زین والسکوت سلامة	بردباری انسان کی زینت ہے اور
فاذا نطقت فلا تکن مکثارا	خاموشی میں سلامتی ہے ، پھر جب تو گفتگو
ما ان ندمت علی سکوتی مرة	کرے تو زیادہ گفتگو نہ کر ۔ میں خاموشی میں
لکن ندمت علی الکلام مرارا	ایک دفعہ بھی پشیمان نہیں ہوا ۔ لیکن میں
	بولنے میں کئی دفعہ پشیمان ہوا ہوں ۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۷۳)

قال الحسن بن ھانیٔ رضی اللہ عنہ	حضرت حسن بن ہانی رضی اللہ عنہ فرماتے
خل جنبیک لرامی	ہیں ۔ تیر مارنے والے کے لئے تم اپنی
وامض عنہ بسلام	دونوں کروٹوں کو کھلا چھوڑ دو اور اُس
مت بداء الصمت خیر	کے پاس سے سلامتی کے ساتھ گزر جاؤ ۔
لک من داء الکلام	اگر تو خاموشی کی بیماری سے مر جائے تو تیرے
رب لفظ ساق آجال	لئے گفتگو کی بیماری سے بہتر ہے ۔ زبان
نیام و قیام	سے نکلے ہوئے چند لفظ ، گروہ در گروہ
انما السالم من الجم	کو موت کی طرف دھکیل دیتے ہیں ۔

فاہ بلجام — صرف وہی بچے گا، جو اپنے منہ کو لگام دے گا۔

(العقد الفرید جلد ۲ ص ۴۷۳)

قال عبداللہ بن طاہر رحمۃ اللہ اقلل کلامک واستعذ من شرہ ان البلاء ببعضہ مقرون واحفظ لسانک واحتفظ من عیبہ حتی یکون کانہ مسجون

حضرت عبداللہ بن طاہر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ گفتگو تھوڑی کر اور اس کے شر سے پناہ مانگ، کیونکہ بعض گفتگو کے ساتھ مصیبت ملی ہوتی ہے۔ اور اپنی زبان کی حفاظت کر اور اس پر پہرہ بٹھا حتیٰ کہ وہ زبان قیدی کی طرح ہو جائے۔

(جامع بیان العلم و فضلہ بن عبداللہ جلد ۱ ص ۱۳۷)

قال یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ ان المتکلم لینتظر الفتنۃ وان المنصت ینتظر الرحمۃ۔

حضرت یزید بن ابی حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گفتگو کرنیوالا فتنہ کا انتظار کرتا ہے۔ اور خاموش رہنے والا رحمت کا منتظر رہتا ہے۔

(جامع بیان العلم و فضلہ بن عبداللہ جلد ۱ ص ۱۳۷)

قال ابو الذیال رحمۃ اللہ علیہ تعلم الصمت کما تتعلم الکلام فان یکن الکلام یھدیک فان الصمت یقیک

حضرت ابو ذیال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جس طرح تم کلام کرنا سیکھتے ہو اسی طرح سے خاموشی سیکھو۔ اگر کلام تجھے ہدایت کرتی ہے تو

اسی طرح خاموشی تجھے بچائے گی۔

(جامع بیان العلم وفضلہ بن عبداللہ جلد ۱ ص ۱۳۸)

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن ملک لسانہ ووسعہ بیتہ وبکی علی خطیئتہ (رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر باسناد حسن)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش نصیب ہے وہ شخص جو اپنی زبان کا مالک ہے اور اس کے لئے اپنا گھر فراخ ہے اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہے۔

(الفتوحات الربانیۃ جلد ۶ ص ۳۵۴)

قال الشاعر

اذا شئت ان تحیا سلیما من الاذی
وغفلک موفور وعرضک صین،
لسانک لا تذکر بہ عورۃ امرئ
فکلک عورات وللناس السن

(الفتوحات الربانیۃ جلد ۶ ص ۳۱۷)

شاعر کہتا ہے جب تو چاہتا ہے کہ تکالیف سے بچکر زندہ رہے، اور تیری عقل بڑھے اور تیری عزت محفوظ رہے تو اپنی زبان سے کسی آدمی کا پردہ چاک نہ کر۔ پردے ایسے ہی رہنے دے، اور لوگوں کی زبانوں کو کون روک سکتا ہے۔

قال محمد بن العلان رحمۃ اللہ علیہ

عیوب، ابن ادم لا تحصر
وکثرتھا فوق ما تذکر
وحفظ اللسان لھا کلھا
غدا ساترا فادر ما تستر

حضرت محمد بن علان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ابنِ آدم تیرے عیب گنتی سے باہر ہیں اور عیوب تیرے بیان کرنے سے زیادہ ہی ہیں اور سب پر زبان کی حفاظت کرنا کل تجھ پر پردہ ڈالدیگا اور ذرا پردہ کو پہچان تو سہی؟

قال نصر بن احمد رضی الله عنه ،

لسان الفتیٰ حتف الفتیٰ حیث یجهل
وکل امرئ ما بین فکیه مقتل
کم فاتح ابواب الشر لنفسه
اذا لم یکن قفل علیٰ فیه مقفل

حضرت نصر بن احمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نوجوان کی زبان جب بیوقوفی کرے تو اس کی موت ہے، اور ہر انسان اپنے جبڑوں کا مقتول ہے اور بیشمار ایسے ہیں جن کے منہ پر قفل نہیں ہوتا اور اسوجہ سے وہ اپنے آپ پر بُرائی کا دروازہ کھولنے کے باعث جیل کے مستحق ہیں

(الفتوحات الربانیۃ جلد ۶ ص ۳۷۵)

قال محمد بن عبید الله بن الزنجی البغدادی رحمۃ الله علیه ،

انت من الصمت آمن الزلل
ومن کثیر الکلام فی وجل
لا تقل القول ثم تتبعه
یا لیت ما کنت قلت لم اقل

حضرت محمد بن عبداللہ بن زنجی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، تو خاموشی سے پھسلن (گمراہی) سے بچ جاتے گا۔ اور زیادہ بولنے سے خطرہ ہے۔ ایسی بات نہ کر، جس کے بعد تو یہ کہے کہ جو بات میں نے کی ہے، وہ نہ کہتا

(الفتوحات الربانیة جلد ۲ ص ۳۷۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اٰمِيْن ! اٰمِيْن

امروز سعید و مسعود و مبارک
شنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہٗ
المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　ماشآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علی سیّدنا ومولٰینا وحبیبنا محمّدٍ النّبی الامّی وعلٰی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ معلوم لّک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللّٰہ الّذی لا الٰہ الاّ ھو الحیّ القیّوم واتوب الیہ - یاحیّ یاقیّوم

سلسلہ اشاعت
۲۶۷

الصَّمۡتُ (خاموشی)

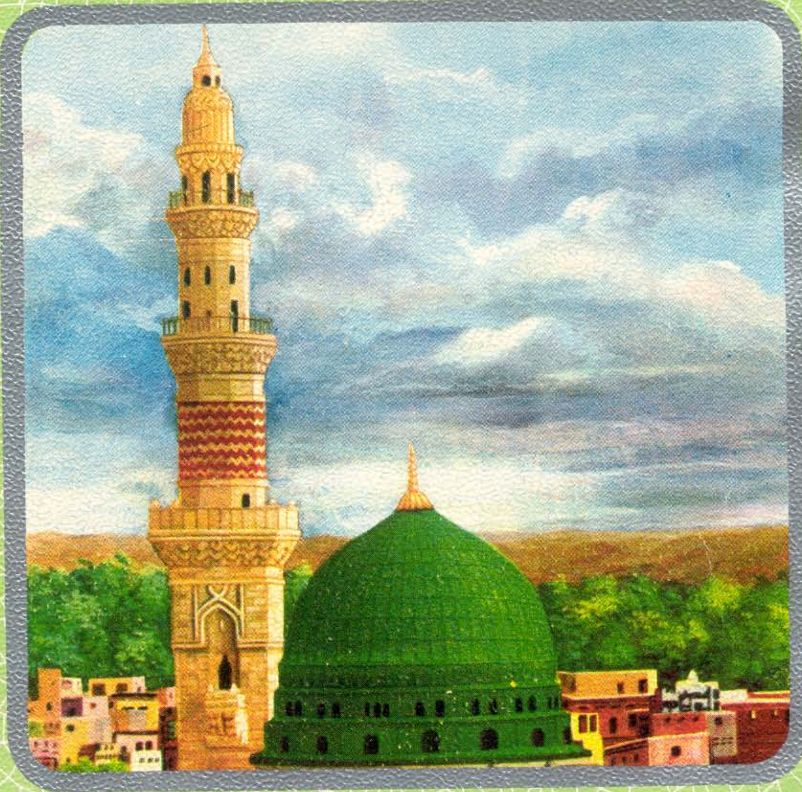

کرۂ ارض پر بسنے والے تمام مُسلمان بھائی آپس میں مُتّحد ہوں - یاحیّ یاقیّوم آمین

ابوانیس مُحمّد برکتؒ علی لودھیانویؒ

المقام النّجاف الصّحاف لمقبول المصطفین • دارُ الاِحسان
فیصل آباد — پنجاب — پاکستان

قُل

عِشقُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم
مَذهَبِي وَحُبُّهٗ مِلَّتِي
وَطَاعَتُهٗ مَنزِلِي

(یہ کہ) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا مذہب
محبّت میری مِلّت اور اتّباع میری منزل ہے

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی
عفی عنہ

نومبر ۱۹۷۲ء

رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

دارالاحسان - فیصل آباد - پنجاب - پاکستان

فیصل آباد
(پاکستان)

نشار آرٹ پریس لمیٹڈ لاہور